الملتبس لاذا تحقق وقوع القطرة فی الماء اول مرة لان هذه المرات الثلث وان لم یتحقق حتی فی المرة الاولی فهو طاهر من اول مرة کما لا یخفی وقس علیه واللّٰه تعالی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

مسئلہ

غرہ ذی القعدہ ۱۳۲۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زکام جاری ہونے سے وضو جاتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

الجواب

الحمد للّٰه الذی حمدہ نور وذکرہ طهور والصلٰوۃ والسلام علی سید کل طیب طاهر وآله وصحبه الاطائب الاطاهر زکام کتنا ہی جاری ہو اس سے وضو نہیں جاتا کہ محض بلغمی رطوبات طاہرہ ہیں جنہیں آمیزش خون وریم کا اصلا احتمال نہیں **اقول** ہمارے علما تصریح فرماتے ہیں کہ بلغم کی قے کسیقدر کثیر ہو ناقض وضو نہیں درمختار میں ہے لا ینقضه قیئ من بلغم علی المعتمد اصلا حاشیہ علامہ طحطاوی میں ہے شامل للنازل من الرأس والصاعد من الجوف وقوله علی المعتمد راجع الی الثانی لان الاول بالاتفاق علی الصحیح ردالمحتار میں ہے اصلا ای سواء کان صاعدا من الجوف او نازلا من الرأس خلافا لابی یوسف فی الصاعد من الجوف الیه اشار بقوله علی المعتمد ولو اخره لکان اولی ای لان تقدیمه یوهم ان فی عدم النقض بالبلغم خلافا مطلقا ولیس کذلک فی الصحیح اھ نور الایضاح ومراقی الفلاح میں ہے عشرۃ اشیاء لا تنقض الوضوء منها قیئ بلغم ولو کان کثیرا لعدم تخلل النجاسۃ فیه وهو طاهر یہ تصریحات جلیلہ ہیں کہ بلغم جو دماغ سے اترے بالاجماع ناقض وضو نہیں اور ظاہر ہے کہ زکام کی رطوبتیں دماغ ہی سے نازل ہیں تو ان سے نقض وضو کیا قول نہیں ہوسکتا حکم مسئلہ اسیقدر سے واضح ہے مگر یہاں علامہ سید طحطاوی رحمۃ اللّٰه تعالٰی علیہ کو ایک شبہہ عارض ہوا جسکا منشا یہ کہ ہمارے علما نے فرمایا جو سائل چیز بدن سے بوجہ علت خارج ہو ناقض وضو ہے مثلاً آنکھیں دکھتی ہیں یا جسے ڈھلکے کا عارضہ ہو یا آنکھ کان ناف وغیرہا میں دانہ یا ناسور یا کوئی مرض ہو ان وجوہ سے جو آنسو پانی بہے وضو کا ناقض ہوگا درمختار باب الحیض میں ہے صاحب عذر من به سلس بول او استحاضۃ او بعینه رمد او عمش او غرب وکذا کل ما یخرج بوجع ولو من اذن او ثدی او سرۃ ردالمحتار میں ہے قوله رمد ای ویسیل منه الدمع قوله عمش ضعف الرؤیۃ مع سیلان الدمع فی اکثر الاوقات قوله غرب قال المطرزی هو عرق فی مجری الدمع یسقی فلا ینقطع مثل الباسور عن الاصمعی بعینه غرب اذا کانت تسیل ولا تنقطع

مسئلہ: زکام کتنا ہی بہے وضو نہیں جاتا

مسئلہ: بلغم کی قے کتنی ہی ...

ف: معروضۃ علی العلامۃ ط

مسئلہ: آنکھیں دکھنے ...

دموعها والعرب بالتحریک ورمض فی المآق اھ اسپر علامہ طحطاوی نے فرمایا ظاہرہ یعم الانف اذا زکم یعنی ظاہرا یہ مسئلہ ناک کو بھی شامل ہے جب زکام ہو علامہ شامی نے اوسپر اعتراض کیا کہ ہمارے علماء تصریح فرماچکے ہیں کہ سوتے آدمی کے مونھ سے جو رال بہے اگرچہ پیٹ سے آئے اگرچہ بدبودار ہو پاک ہے قول سید طحطاوی نقل کرکے فرماتے ہیں لکن صرحوا بان ماء فم النائم طاہر ولو منتنا فتامل اقول علامہ طحطاوی کی طرف سے اسپر دو شبہے وارد ہوسکتے ہیں اول کلام اوس پانی میں ہے کہ مرض سے بہے اور سوتے میں رال نکلنا مرض نہیں نہ اوسکی بو دلیل علت ہو جیسے آخر روزہ میں بوئے دہان صائم کا تغیر دوم عوارض مکلف میں ادھر سے کلیہ ہے کہ جو حدث نہیں نجس نہیں اور اسکا عکس کلی نہیں کہ جو نجس نہ ہو حدث بھی نہ ہو نیند جنون بیہوشی کو نجس نہیں کہہ سکتے اور ناقض وضو ہیں اور سب سے بہتر مثال ریح ہے کہ صحیح و معتمد مذہب پر طاہر ہے اور بالاجماع حدث ہے تو آب دہان نائم کی طہارت سے استدلال جائے مجال مقال ہوگا درمختار میں ہے کل مالیس بحدث لیس بنجس وھو الصحیح رد المحتار میں درایہ سے ہے انہا لا تنعکس فلا یقال مالا یکون نجسا لا یکون حدثا لان النوم والجنون والاغماء وغیرھا حدث ولیست بنجسۃ حاشیۃ طحطاویہ میں ہے ای یلزم من انتفاء کونہ حدثا انتفاء کونہ نجسا ولا ینعکس فلا یقال مالا یکون نجسا لا یکون حدثا فان النوم والاغماء والریح لیست بنجسۃ وھی احداث اھ اقول وھھنا وھم عرض فی فھم القضیۃ وفھم العکس للعلامۃ الشامی فی رد المحتار نبھت علیہ فیما علقت علیہ ولعل لنا فی ھذا لکلام عودا الیہ اور اگر یہ ثابت کرلیں کہ ظاہر رطوبت بدن سے نکلے اگرچہ سائل ہو ناقض نہیں تو آپ اس تجشم کی حاجت نہ رہیگی کہ آب دہان نائم سے استدلال کیجیے خود آب بینی کی طہارت مصرح و منصوص ہے درمختار مسائل قے میں ہے المخاط کالبزاق خود علامہ طحطاوی پھر شامی فرماتے ہیں۔ وما نقل عن الثانی من نجاسۃ المخاط فضعیف تو مسئلہ قے بلغم سے استدلال جس طرح فقیر نے کیا اسلم و احکم ہے جس میں خود علامہ طحطاوی کو اقرار ہے کہ رطوبات بلغمیہ جب دماغ سے اوتری ہوں بالاجماع ناقض وضو نہیں ثم اقول ایک یہ نظر کرنی رہی کہ آیا کلیہ مذکورہ ثابت ہے کہ اگر ثابت ہو تو یہانتک استظہار علامہ طحطاوی کے خلاف دو دلیلیں ہوجائنگی مسئلہ قے و مسئلہ آب بینی کہ فقیر نے عرض کیے اور علامہ شامی کے طور پر تین تیسری مسئلہ آب دہان نائم کہ وہ مثل بزاق یعنی لعاب دہن ہے اور لعاب دہن و بلغم جنس واحد ہیں اور اونھیں کی جنس سے آب بینی ہے وہی رطوبات ہیں کہ قدرے غلیظ و بستہ ہوں تو بلغم کہلائیں رقیق ہوکر مونھ سے آئیں تو آب دہن غلیظ یا رقیق ہوکر ناک سے آئیں تو آب بینی حلیہ میں ہے فی شرح الجامع الصغیر لقاضی خان ان قاء بزاقا لا ینقض الوضوء بالاجماع والبزاق مالا یکون متجمدا منعقدا والبلغم مایکون متجمدا منعقدا اھ ان کلیہ مذکورہ ضرور ثابت ہے ولہذا اشیاء

مین علمابراونکی طہارت سے حدث نہ ہونے پر استدلال فرماتے ہین حلیہ مین ہے انکان ای القیئ بلغما لاینقض لانہ طاہر کمافی البدائع وغیرہ اھ ملتقطا اوسی مین ہے ثم فی البدائع وذکر الشیخ ابومنصوران جوابھما فی الصاعد من حواشی الحلق واطراف الرئۃ وانہ لیس بحدث بالاجماع لانہ طاہر فینظر ان لم یصعد من المعدۃ لایکون نجسا فلایکون حدثا اور اسکے نظائر کلام علما مین کثیر ہین کلیہ کی صریح تصریح لیجیے خزانۃ المفتین مین ہے الخارج من البدن علی ضربین طاہر ونجس فخارج الطاہر لاینتقض الطہارۃ کالدمع والعرق والبزاق والمخاط ولبن بنی ادم الخ الحمدللہ

اس تقریر فقیر سے ایک تحقیق منیر ہاتھ آئی کہ قابل حفظ ہے **فاقول** حدث ونجس کو اگر مطلق رکھین تو اون مین نسبت عموم وخصوص من وجہ ہے نوم حدث ہے اور نجس نہین خمر نجس ہے اور حدث نہین دم فصد حدث ونجس دونون ہے۔ اور خارج از بدن مکلف کی قید لگائین لامن بدن الانسان فیلتقض طردا وعکسا بخارج الجن والصبی اور اسکے ساتھ نجس سے مراد نجس بالخروج لین یعنی وہ چیز کہ بوجہ خروج اوسے حکم نجاست دیا جائے اگرچہ اس سے پہلے اوسے نجس نہ کہا جاتا۔ (جیسے خون وغیرہ فضلات کا یہی حال ہے پیشاب اگر پیش از خروج ناپاک ہو تو اوسکی حاجت مین نماز باطل ہو۔ اور خون تو ہر وقت رگون مین ساری ہے پھر نماز کیونکر ہوسکے) تو ان دو قیدون کے ساتھ حدث عام مطلقا ہے یعنی بدن مکلف سے باہر آنے والا ہر نجس بالخروج حدث ہے اور ہر حدث نجس بالخروج نہین جیسے ریح فان عینہا طاہرۃ علی الصحیح قضیہ مذکورہ مین علمائے کرام نے یہی صورت مراد لی ہے ولہذا عکس کلی نہ مانا اور اگر قیود مذکورہ کے ساتھ رطوبات کی تخصیص کرلین تو نسبت تساوی ہے ہر رطوبت کہ بدن مکلف سے باہر آئے اگر نجس بالخروج ہے ضرور حدث ہے اور اگر حدث ہے ضرور نجس ہے تو یہان ہر ایک کے انتفاء سے دوسرے کے انتفاء پر استدلال صحیح ہے لہذا آب مینی کہ نجس نہین ہرگز ناقض وضو نہین ہوسکتا وباللہ التوفیق اور نجس مین نجس بالخروج کی قید مینے اسلیے زائد کی کہ اگر یہ نہوا اور صرف خروج از بدن مکلف کی قید رکھین تو اب بھی نسبت عموم من وجہ ہوگی کہ ریح حدث ہے اور نجس نہین اور معاذاللہ اگر کسی نے شراب پی اور وہ قی ہوئی مگر تھوڑی کہ مونھ بھر کر نہ تھی تو نجس ہے اور حدث نہین یعنی وضو نہ جائیگا کہ قلیل ہے لیکن یہ اوسکی نجاست اپنی ذات مین تھی خروج کے سبب عارض نہوئی درمختار مین ہے۔ ماء فم المیت نجس کقیئ عین خمر او بول وان لم ینقض لقلتہ لنجاستہ بالاصالۃ لابالمجاورۃ اور اگر رطوبات کی بھی قید بڑھالین تو اب نجس عام مطلقا ہوجائیگا کہ مسئلۂ ریح داخل نرہیگا اور مسئلہ خمر باقی ہوگا اب کہ نجس بالخروج کی قید لگائی مسئلہ خمر بھی خارج ہوگیا۔ اور تساوی رہی فان قلت ترد حینئذ مسألۃ الخمر علی الکلیۃ الثانیۃ القائلۃ ان کل حدث نجس بالخروج فانہ ان قاء الخمر ملأ الفم کان حدثا قطعا ولم یکن نجسا بالخروج فانہا نجسۃ العین **قلت** لاخروج

ف۱ حدث ونجس کی نسبتوں مین تحقیق
ف۲ خون پیشاب وغیرہ فضلات جسم کے اندر بدن سے باہر نکلنے تک ناپاک نہین
ف۳ مسئلہ شراب کی قے اگر مونھ بھر کر نہ ہو تو بھی
مسئلہ
ف۴ مسئلہ

ان یکتسب النجس نجاسۃ اخری من خارج کخمر وقعت فی بول حتی لو تخللت لم تطہر وان ابیت فلیکن النجس اعم مطلقا وانتفاء العام یوجب انتفاء الخاص فبطہارۃ المخاط یثبت انہ لیس بحدث وفیہ المقصود واللہ تعالٰی اعلم **ثم اقول** حقیقت امر یہ ہے کہ درد و مرض سے جو کچھ بہے اوسے ناقض ماننا اس بنا پر ہے کہ اوس مین آمیزش خون وغیرہ نجاسات کا ظن ہے خود حضور مذہب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کلام مبارک مین اسکی تصریح ہوا اور وہی ان فروع کا ماخذ صریح ہے تو زکام اوسکے تحت مین آہی نہیں سکتا غنیہ مین ہے عن محمد اذا کان فی عینیہ رمد وتسیل الدموع منہا امرہ بالوضوء لانی اخاف ان یکون ما یسیل منہ صدیدا حلیہ مین ہے کذا ذکرہ بنحوہ عند ہشام فی نوادرہ غنیہ مین ہے لا فرق فی ذلک بین العین وغیرہا بل کل ما یخرج من علۃ من ای موضع کان کالاذن والثدی والسرۃ ونحوہا فانہ ناقض علی الاصح لانہ صدید اوسی مین مثل فتح القدیر تجنیس امام برہان الدین صاحب ہدایہ سے ہے لو خرج من سرتہ ماء اصفر وسال نقض لانہ دم قد نضج فاصفر وصار رقیقا کافی مین ہے عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالٰی اذا خرج (ای من النفطۃ) ماء صاف لا ینقض وفی شرح الجامع الصغیر لقاضی خان قال الحسن بن زیاد الماء بمنزلۃ العرق والدمع فلا یکون نجسا وخروجہ لا یوجب انتقاض الطہارۃ والصحیح ما قلنا لانہ دم رقیق لم یتم نضجہ فیصیر لونہ لون الماء واذا کان دما کان نجسا ناقضا للوضوء بحر مین ہے لو کان فی عینیہ رمد یسیل دمعہا یؤمر بالوضوء لکل وقت لاحتمال کونہ صدیدا تبیین الحقائق مین ہے لو کان بعینیہ رمد او عمش یسیل منہما الدموع قالوا یؤمر بالوضوء لوقت کل صلٰوۃ لاحتمال ان یکون صدیدا او قیحا خلاصہ مین ہے تذکر الاحتلام ورأی بللا ان کان ودیا لا یجب الغسل بلا خلاف وان کان منیا او مذیا یجب الغسل بالاجماع ولسنا نوجب الغسل بالمذی لکن المنی یرق باطالۃ المدۃ فکان مرادہ ما یکون صورتہ المذی لا حقیقۃ المذی وعلی ہذا الاعمی ومن بعینیہ رمد اذا سال الدمع ینبغی ان یتوضأ لوقت کل صلٰوۃ لاحتمال خروج القیح والصدید وجیز امام کردری مین ہے احتلم ولم یر بللا لا غسل علیہ اجماعا ولو منیا او مذیا لزم لان الغالب انہ منی رق بمضی الزمان وعن ہذا قالوا ان الاعمی ومن بہ رمد اذا سال الدمع یتوضؤ لوقت کل صلٰوۃ لاحتمال کونہ قیحا او صدیدا بالجملہ مجرد رطوبت کہ مرض سے سائل ہو مطلقا فی نفسہا ہرگز ناقض نہیں بلکہ احتمال خون وریم سبب **ولہذا** امام ابن الہمام کی رائے اسطرف گئی کہ مسائل مذکورہ مین امام محمد کا حکم وضو استحبابی ہے

اسلیے کہ خون وغیرہ ہونا محتمل ہے اور احتمال سے وضو نہیں جاتا مگر ہو کہ خبر اطبا یا علامات سے ظن غالب ہو کہ یہ خون یا ریم ہو تو ضرور وجوب ہوگا فتح میں تحت قول فصل فی النفاس فرمایا فی عینه رمد یسیل دمعها یؤمر بالوضوء لکل وقت لاحتمال کونه صدیدا واقول هذا التعلیل یقتضی انه امر استحباب فان الشك والاحتمال فی کونه ناقضا لا یوجب الحکم بالنقض اذ الیقین لا یزول بالشك والله اعلم نعم اذا علم من طریق غلبة الظن باخبار الاطباء او علامات تغلب ظن المبتلی یجب اسی طرف ان کے تلمیذ ارشد امام ابن امیر الحاج نے میل کیا اور اسکی تائید میں فرمایا یشهد لهذا ما فی شرح الزاهدی عقب هذه المسألة وعن هشام فی جامعه ان کان قیحا فکالمستحاضة والا فکالصحیح یوہیں محقق بحر نے بحر الرائق میں کلام فتح باب وضو میں بلا عزو ذکر کیا اور مقرر رکھا اور باب الحیض میں ہو حسن فرمایا اور تحقیق یہی ہے کہ حکم استحبابی نہیں بلکہ بوجہ احتیاط ایجابی ہے مشایخ مذہب سے تصریح وجوب منقول ہے فتح القدیر باب نواقض الوضوء میں فرمایا ثم الجرح والنفطة وماء الثدی والسرة والاذن اذا کان لعلة سواء علی الاصح وعلی هذا قالوا من رمدت عینه وسال الماء منها وجب علیه الوضوء فان استمر فلوقت کل صلاة وفی التجنیس الغرب فی العین اذا سال منه ماء نقض لانه کالجرح ولیس بدمع الخ اور تقریر محقق علی الاطلاق کا جواب ان عبارات جلیلہ سے واضح ہو ابھی خلاصہ وبزازیہ سے منقول ہوئیں کہ جسطرح احتلام یاد ہونیکی حالت میں صرف مذی کے دیکھنے سے بھی غسل بالاجماع واجب ہو حالانکہ مذی سے بالاجماع غسل واجب نہیں مگر احتیاطا حکم وجوب ہوا خود محقق علی الاطلاق نے فتح میں نقل فرمایا النوم مظنة الاحتلام فیحال به علیه ثم یحتمل انه کان منیا فرق بواسطة الهواء اسیطرح یہاں وجود مرض مظنۂ خروج خون وریم ہے تو امر عبادات میں احتیاطا حکم وجوب ہوا منحۃ الخالق میں ہے قوله وهذا التعلیل یقتضی انه امر استحباب الخ رده فی النهر بان الامر للوجوب حقیقة وهذا الاحتمال راجح وبان فی فتح القدیر صرح بالوجوب وکذا فی المجتبی قال یجب علیه الوضوء والناس عنه غافلون اه ما فی المنحة اقول (ف۳) والاولی ان یقول ان الوجوب منصوص علیه عما نقله فی فتح القدیر وذلك لما علمت ان المحقق انما نقله فی النواقض بلفظة قالوا وبحث بنفسه فی الحیض ان لا وجوب ما لم یغلب علی الظن بامارة او اخبار طبیب اخیر میں صاحب بحر نے بھی کلام فتح پر استدراک فرما کر مان لیا کہ یہ حکم وجوب کیلیے ہے باب الحیض میں فرمایا وهو حسن لکن صرح فی السراج الوهاج بانه صاحب عذر فکان الامر للایجاب غرض فریقین تسلیم کیے ہوئے ہیں کہ مدار اس رطوبت کے خون وریم ہونے پر ہے قول تحقیق میں احتیاطا احتمال دم پر ایجاب کیا اور خیال محقق وتلمیذ محقق میں جب تک دم کا غلبۂ ظن نہ ہو استحباب رہا ولہذا اشک رمد میں محقق ابن امیر الحاج نے بحثا یہ قید بڑھائی کہ اسکا رنگ متغیر ہو جس سے

ف۱: مسئلہ: تحقیق یہ ہے کہ درد چشم ... سے پانی بہتا ہے اور اس میں صرف احتمال خون وریم ہو تاہم وجوب وضو ہے ... نہ کہ صرف استحباب

ف۲: تطفل علی النہر

ف۳: تطفل علی النہر

احتمال خون ظاہر علیہ میں فرمایا وعلی ہذا فما فیہ (ای فی المجتبی) ان من رمدت عینہ فسال منہا ماء بسبب الرمد ینتقض وضوءہ انتہی ینبغی ان یحمل علی ما اذا کان الماء الخارج من العین متغیرا بسبب ذلك اھ مختصرا **اقول** اور تحقیق وہی ہے کہ وجود مرض مظنہ دم ہے اوسکے ساتھ شہادت صورت کی حاجت نہیں جس طرح مسئلہ ثدی میں معلوم ہوا **ولہذا** امام برہان الدین صاحب ہدایہ نے کتاب التجنیس والمزید میں ناف سے جو پانی نکلے اوسکے زرد رنگ ہونے کی شرط لگائی کہ احتمال دمویت ظاہر ہو کما قدمنا نقلہ **اقول** اور منافی تحقیق نہیں کہ امام ممدوح کا یہاں کلام صورت وجود مرض میں نہیں اور بلا مرض بلا شبہہ حکم دمویت کیلیے شہادت صورت کی حاجت **ولہذا** امام حسن بن زیاد نے فرمایا اور وہ ایک روایت نادرہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی ہے اور جوہرہ نیرہ و ینابیع وغیرہا بعض کتب میں اوسپر جزم کیا اور امام حلوانی نے خارش اور آبلے والوں کے لیے اوسمیں وسعت بتائی کہ دانوں سے جو صاف ستھرا پانی نکلے ناپاک نہ ناقض وضو کہ رنگت کی صفائی احتمال خون وریم کو ضعیف کرتی ہے کما تقدم نقلہ وذکر الطحطاوی نفسہ فی حاشیتہ علی مراقی الفلاح ما نصہ عن الحسن ان ماء النفطۃ لاینقض قال الحلوانی وفیہ توسعۃ لمن بہ جرب او جدری او محلول وفی الجوہرۃ عن الینابیع الماء الصافی اذا خرج من النفطۃ لاینقض (الی قولہ) قال العارف باللہ سیدی عبد الغنی النابلسی وینبغی ان یحکم بروایۃ عدم النقض بالصافی الذی یخرج من النفطۃ فی کی الحمصۃ وان ما یخرج منہا لاینقض اذا کان ماء صافیا جوہرہ نیرہ کی عبارت یہ ہے العرق المدنی اذا خرج من البدن لاینقض لانہ خیط لا مائع واما الذی یسیل منہ ان کان صافیا لاینقض قال فی الینابیع الماء الصافی الخ یہاں بھی اگرچہ صحیح وہی ہے کہ صاف پانی بھی ناقض مگر نہ اسلیے کہ مطلقا جو رطوبت مرض سے نکلے ناقض ہے بلکہ اوسی وجہ سے کہ دانوں آبلوں کے پانیمیں ظن راجح یہی ہے کہ خون وریم رقیق ہو کر پانی ہوگئے کما اسلفنا عن الامام فقیہ النفس قاضی خان بالجملہ اون کے کلمات مطابقہ ناطق ہیں کہ حکم نقض احتمال وظن خون وریم کے ساتھ دائر ہے نہ کہ زکام سے ناک بہی اور وضو گیا گرمی میں پسینہ آیا اور وضو گیا پستان کی قوت ماسکہ ضعیف ہونے سے دودھ بہا اور وضو گیا ہرگز نہ اسکا کوئی قائل نہ قواعد مذہب اسپر مائل **ثم اقول** ان تمام دلائل قاہرہ جلائل باہرہ کے بعد اگر کچھ بھی نہ ہوتا تو یہ استظہار آپ ہی واجب الرد تھا زکام ایک عام چیز ہے غالبا جسے دنیا میں کوئی فرد بشر جسے چند سال عمر پائی ہو اور کبھی نہ کبھی اگرچہ جاڑے ہی کی فصل میں زکام ضرور ہوا ہوگا یقین عادی کی رو سے کہا جاتا ہے کہ صحابہ کرام وتابعین اعلام وائمہ اعلام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو خود بھی عارض ہوا ہو ایسی عموم بلوی کی چیز میں اگر نقض وضو کا حکم ہوتا تو ایک جہان اوس سے مطلع ہوتا مشہور ومستفیض حدیثوں میں اسکی تصریح آئی ہوتی کتب ظاہر الروایۃ سے لیکر متون وشروح وفتاوے سب اوسکے حکم سے مملو ہوتے نہ کہ بارہ سو برس کے بعد ایک مصری فاضل سید علامہ طحطاوی بعض عبارات سے

اوسے بطور احتمال نکالیں اور خود بھی اسکے اصل موضع بیان یعنی نواقض وضو کے ذکر تک اوسکی طرف انکا ذہن نہ جائے حالانکہ آب مذی وغیرہ کا مسئلہ درمختار میں وہاں بھی مذکور تھا باب الحیض میں جاکر خیال تازہ پیدا ہوا ایسا خیال زنہار قابل قبول نہیں ہوسکتا تمام اصول حدیث و اصول فقہ اسپر شاہد ہیں ہاں جیسے رعاف یعنی ناک سے خون جانے کا مرض ہے اوسی حالت میں اوسے زکام ہو اور خون نکلنے کے غیر اوقات میں جو ریزش زکام کی آتی ہے سرخی لیے متغیر اللون آتی ہے جس سے آمیزش خون مظنون ہے تو اسصورت میں نقض وضو کا حکم ظاہر ہے وانما شرطنا ههنا تغیر اللون المذکور لان العلة وان کانت موجودة فالمخاط لا یحدث منها اعنی من الرعاف فاذا کان صافیا کان من محض الزکام واذا تغیر استند تغیره الی الرعاف بناء علی الظاهر وان امکن استناده الی اسباب اخر هذا ما عندی وارجو ان یکون صوابا ان شاء الله تعالی ورأیتنی کتبت علی هامش نسختی الغنیة عند قوله ناقض علی الاصح لانه صدید ما نصه قلت تعلیله النقض بانه صدید یبعد استظهار الطحطاوی النقض بالزکام لکونه ماء سال من علة وتعقبه الشامی بما صرحوا بان ماء فم النائم طاهر وان کان منتنا اقول لکن فیه ان النوم ریخی والمکث ینتن فلم یلزم کونه من علة وانما الناقض ما منها فافهم لکنی اقول الزکام امر عام ولعله لم یکن انسان الا ابتلی به فی عمره مرارا ومتیقن انه وقع فی کل قرن وکل طبقة بل کل عام وفی عهد الرسالة وزمن الصحابة وایام الائمة بل لعلهم زکموا بانفسهم ایضا فلو کان ناقضا لوجب ان یشتهر حکمه ویملأ الاسماع ویعم البقاع ویتدفق منه بحار الاسفار قدیما وحدیثا فقهاء وحدیثا لا ان لا یذکر فی شیئ من الکتب ویبقی موقوفا الی ان یستخرجه العلامة الطحطاوی علی وجه الاستظهار فی القرن الثالث عشر وقد علمت ان ما کان هذا شانه لا یقبل فیه حدیث روی آحاد الا ان الاحادیة مع توفر الدواعی امارة الغلط والذی ظهر للعبد الضعیف ان ما کان خروجه معتادا ولا ینقض لا ینقض ایضا اذا فحش وان عن حینئذ علة فیما یبدو الا تری ان العرق لا ینقض فاذا فحش جدا کما فی بحران المحموم او بعض الامراض لم ینقض ایضا وکذلک الدمع واللبن والریق فکذا المخاط ومن ادل دلیل علیه ما اجمعوا علیه ان من قاء بلغما فان نازلا لا ینقض وان ملأ الفم ومعلوم انه لا اختلاف فی البلغم وماء الزکام فی الحقیقة وما یملؤ الفم کثیر فوجب عدم النقض بالزکام هذا ما ظهر لی والله تعالی اعلم اه ما کتبت علیه ونقلته لما اشتمل علی بعض فوائد والله سبحنه ولی التوفیق وبه الوصول الی ذری التحقیق والحمد لله علی ما علم وصلی الله تعالی علی سیدنا واٰله وسلم والله سبحنه وتعالی اعلم۔

بسم الله الرحمن الرحیم

مسئلہ ۸ دوم ذی القعدۃ الحرام ۱۳۲۴ھ

الطراز المعلم فیما هو حدث من احوال الدم